REGD. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ
عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ
الفضل
ربوہ

یوم جمعہ
۲۸ صفر ۱۳۸۱ھ

فی پرچہ ایک آنہ ساٹ پائی (سابقہ)
۱۰ نئے پیسے

تار کا پتہ ـ ڈیلی الفضل ربوہ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
خطبہ نمبر ۵ "

جلد ۵۰/۱۵ ۔ ۱۱ ظہور ۱۳۴۰ھ ش ۔ ۱۱ اگست ۱۹۶۱ء ۔ نمبر ۱۸۵

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

بتاریخ ۹ اگست ۱۱ بجے دن

کل حضور کو کچھ ضعف کی شکایت رہی۔ رات نیند آ گئی۔ اس وقت طبیعت اچھی ہے۔

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں

جماعت احمدیہ ٹانگانیکا کی سالانہ کانفرنس خیر وخوبی اور کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہو گئی

اشاعتِ اسلام کی مہم کو تیز تر اور زیادہ مؤثر بنانے کے سلسلہ میں متعدد اہم تجاویز پر غور

دارالسلام (مشرقی افریقہ) مکرم مولوی محمد منور صاحب مبلغ انچارج ٹانگانیکا مشرقی افریقہ بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ جماعت ہائے احمدیہ ٹانگانیکا کی سہ روزہ کانفرنس مورخہ ۷ اگست ۱۹۶۱ء کو خیر و خوبی اور کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہو گئی۔ اس کانفرنس میں جو مسجد احمدیہ دارالسلام میں مورخہ ۵ اگست بروز ہفتہ شروع ہوئی تھی۔ ٹبورا، ٹانگانیکا، موروگورو، ڈوڈوما، موشی، روفیجی، لِنڈی، کلوا، ارنگا، بکویا اور بعض دیگر مقامات کی جماعت ہائے احمدیہ کے نمائندوں نے شرکت کی۔ کانفرنس میں اشاعت اسلام کی مہم کو تیز تر کرنے اور زیادہ مؤثر بنانے کے سلسلہ میں بعض تجاویز پر غور کر کے متعدد اہم فیصلے کئے گئے۔ ان میں مجالس انصار اللہ، خدام الاحمدیہ، اطفال الاحمدیہ، لجنہ اماء اللہ اور ناصرات الاحمدیہ کی تنظیموں کا قیام، لوکل مبلغین کی ٹریننگ کا انتظام، ایک پرائمری سکول کا اجراء، بجٹ آمد و خرچ نیز متعدد دیگر تبلیغی اور تربیتی امور شامل تھے۔ کانفرنس میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی کامل و عاجل شفایابی اور کام والی لمبی زندگی کے لئے درد و الحاح سے دعائیں کی گئیں۔ نیز خلافت کے ساتھ دلی وابستگی اور کامل وفاداری کا یقین دلایا گیا۔

(بتوسط وکالت تبشیر)

محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب جمعہ کو نیویارک پہنچ رہے ہیں

نیویارک ۱۰ اگست۔ پاکستانی وفد نے کل رات ایک اعلان میں بتایا ہے کہ محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب جنہیں اقوام متحدہ میں پاکستان کا مستقل مندوب مقرر کیا گیا ہے جمعہ کو نیویارک پہنچیں گے۔ اور وسط اگست سے پیشتر اپنا نیا عہدہ سنبھال لیں گے۔ محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب ہیگ کی بین الاقوامی عدالت انصاف میں جج رہ چکے ہیں۔ آپ کو مسٹر سعید حسن کی جگہ اقوام متحدہ میں پاکستان کا مستقل مندوب مقرر کیا گیا ہے۔ جب تک آپ اپنا نیا عہدہ نہیں سنبھالتے مسٹر آغا شاہی پاکستانی وفد کے سربراہ رہیں گے۔ (نوائے وقت ۱۰ اگست)

ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب رانجھا کیلئے دعا کی تحریک

— حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی —

عزیز ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب رانجھا ڈی۔ ایس سی کراچی حضرت مولوی شیر علی صاحب مرحوم ؓ کے بڑے نیک اور مخلص لڑکے ہیں۔ وہ آجکل لاہور کے ہسپتال میں شوگر کی غیر معمولی زیادتی کی وجہ سے بہت بیمار ہیں۔ بلکہ ایک دن تو وہ قریباً بے ہوش رہے اور حالت نازک ہو گئی۔ اب کسی قدر افاقہ ہے۔ احباب جماعت اپنے اس مخلص بھائی کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ حضرت مولوی شیر علی صاحب ساری جماعت کے لئے مجسم دعا تھے۔

خاکسار:۔ مرزا بشیر احمد لاہور ۶۱/۸/۷

داخلہ تعلیم الاسلام کالج ربوہ

نئے سلیبس کے مطابق گیارھویں، بارھویں، میڈیکل انجنیئرنگ و نان میڈیکل گروپس اور بی۔ اے بی۔ ایس سی۔ فرسٹ اور سیکنڈ ایئر داخلے ۱۹ اگست ۱۹۶۱ء سے شروع کئے جائیں گے۔ مراعات فیس مطابق لیاقت اور تعلیمی قابلیت۔ کالج کا ماحول پاکیزہ، سامان سائنس بہترین اور سٹاف لائق و ہمدرد ہے۔ داخلہ کے وقت اپنے گارڈین کا ساتھ ہونا ضروری ہے کیریکٹر اور پروویژنل سرٹیفکیٹ ہمراہ لاویں۔ پراسپکٹس دفتر سے مل سکتا ہے۔

(پرنسپل)

شفایابی کیلئے درخواست دعا

— مکرم مولانا ابو العطاء صاحب ربوہ —

قریباً دو ہفتے سے مجھے اعصابی کمزوری کی شدید تکلیف ہے۔ دائیں بازو میں درد ہے اور ہاتھ اور انگلیوں میں بار بار سنسناہٹ ہوتی ہے۔ اور بے چینی پیدا ہو جاتی ہے۔ بلڈ پریشر بھی (۲۰۰) ہے علاج شروع ہے۔ احباب کرام سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ پوری صحت و عافیت عطا فرمائے۔ اور خدمت دین کی توفیق نصیب ہو۔

مشرقی پاکستان میں کئی طوفان آئیں گے

ڈھاکہ ۱۰ اگست۔ محکمہ موسمیات کے ڈائریکٹر مسٹر ایس این نقوی نے پیش خبری کی ہے کہ ۱۹۶۱ء اور ۱۹۶۶ء کے درمیان خلیج بنگال میں ۵۰ سے ۶۰ تک طوفان آئیں گے۔ اور ان میں سے ۵ یا ۶ تباہ کن ثابت ہوں گے۔ مسٹر نقوی نے کل صوبائی مشاورتی کونسل کے اجلاس میں پیش خبری کی۔ آپ نے مزید کہا کہ اگلے موسم خزاں میں خلیج بنگال سے شدید طوفان اٹھنے کے امکانات ہیں۔ حکومت عوام کو ان قدرتی آفات کے آلام و مصائب سے بچانے کے لئے کوشش کر رہی ہے۔

ہائر سیکنڈری سکول گھٹیالیاں

— مرد داخلہ —

جیسا کہ قبل ازیں اعلان کیا جا چکا ہے۔ تعلیم الاسلام ہائر سیکنڈری سکول گھٹیالیاں میں داخلہ ۱۹ اگست سے شروع ہو رہا ہے۔ وہ طلباء جو (Humanities— Group) میں داخلے کے خواہشمند ہوں فوراً وہاں پہنچ جائیں۔ اپنے ہمراہ پروویژنل میٹرک سرٹیفکیٹ اور کیریکٹر سرٹیفکیٹ ضرور لاویں۔ یکم ستمبر ۱۹۶۱ء سے باقاعدہ کلاسیں شروع ہو جائیں گی۔

پرنسپل ہائر سیکنڈری سکول
گھٹیالیاں

پاک بھارت مشترکہ دفاع کی حمایت

نئی دہلی ۱۰ اگست۔ امریکہ کے نائب وزیر خارجہ مسٹر چیسٹر باؤلز نے کہا کہ امریکہ خلوص دل سے یہ خواہش رکھتا ہے کہ پاکستان اور بھارت نہ صرف یہ کہ دفاعی معاہدوں میں بلکہ اقتصادی ترقی میں بھی ایک دوسرے سے تعاون کریں۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

ایڈیٹر ـ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۱ اگست ۱۹۶۱ء

ڈسپلن

ترقی یافتہ قوموں کی ترقی کا ایک راز یہ بھی ہے کہ ان کے عوام میں ایک خاطر خواہ حد تک ڈسپلن پیدا ہو جاتا ہے یعنی ان کی عادات میں بعض ایسی خوبیاں پیدا ہو جاتی ہیں جن کی وجہ سے معاشرہ میں اعتدال آ جاتا ہے اور باہمی تعلقات اور عمومی کاروبار میں خراش مفقود ہو جاتی ہے انہی باتوں میں قانون کی پابندی بھی ہے۔ بعض باتیں قانون میں ایسی ہیں جو پبلک حفاظت کے لئے ضروری ہے اور جن کی پابندی سے بہت سے حادثات اور کشمکش دور ہو سکتی ہے۔

افسوس ہے کہ ہماری قوم میں خاص کر نوجوانوں میں یہ کمی بعض دفعہ نہایت خطرناک صورت اختیار کر لیتی ہے۔ ذیل کا واقعہ ملاحظہ ہو۔

"رات کے ۹ بج رہے تھے۔ میں صفاں والا چوک سے تھانہ مزنگ کی طرف رُخ کئے چلا جا رہا تھا۔ میرے قریب سے سائیکل پر بیٹھے ہوئے دو نوجوان گزرے۔ سائیکل بتی کے بغیر تھی۔ گویا ایک ہی وقت میں یہ نوجوان دوہرے جرم کے مرتکب ہو رہے تھے۔ آگے بیٹھے ہوئے نوجوان نے کہا کہ بھائی یہاں اتر چلیں، آگے تھانہ ہے ایسا نہ ہو کہ "ڈبل سزا" مل جائے۔ اس پر سائیکل چلانے والے نوجوان نے فی البدیہہ کہا۔

"خاموش رہو بے وقوف! ہم لاہور قوم کے فرزند ہیں۔ بزدلی نہیں دکھائیں گے۔ اسی طرح تھانے کے سامنے سے گزریں گے"۔ یہ کہہ کر نوجوان نے سائیکل کی رفتار تیز کر دی۔ اور میں نے دیکھا کہ دونوں جوان اپنی "جیداری" کا مظاہرہ کرتے ہوئے پوری اور مکمل "خیرو عافیت" کے ساتھ تھانے کے سامنے سے گزر رہے تھے۔

اسلاف نے تو بحر ظلمات میں گھوڑے دوڑا کر اپنی جیداری کا ثبوت دیا تھا۔ لیکن ان فرزندوں نے قانون شکنی کے ذریعہ اپنی "دلیری" بلکہ دیدہ دلیری کا مظاہرہ کیا ہے۔ یہ فرق سوہانِ روح نہیں تو اور کیا ہے"!

اس کے مقابلہ میں راقم الحروف کا ایک چشم دید واقعہ ہے کہ لاہور میں گول باغ کے کنارے کنارے سڑک پر ایک یوروپین ماں جا رہی تھی اس کے ہمراہ تین چار ننھے ننھے بچے تھے۔ ایک بچہ جس کی عمر ۲½ سال کی ہو گی گھاس کے پلاٹ میں چلا گیا اس پر اس کا بڑا بھائی جس کی عمر ۴½ سال سے زیادہ نہیں ہو گی ماں سے مخاطب ہو کر کہنے لگا۔

Mammy see John has gone into prohibited area.

یعنی اماں جان دیکھئے جان ممنوعہ جگہ میں چلا گیا ہے۔ اس پر اس کی ماں نے بچہ کو پکارا اور وہ دوڑتا ہوا گھاس کے پلاٹ سے نکل کر سڑک پر چلنے لگا۔

ببیں تفاوت راہ از کجا است تا بکجا

اسلام نے ڈسپلن پر جتنا زور دیا ہے شاید کسی مذہب نے اتنا زور نہیں دیا۔ عبادات سے اس کا پتہ چلتا ہے نماز ہی کو دیکھئے ڈسپلن کا ایک جیتا جاگتا ادارہ ہے۔ افسوس ہے کہ مسلمانوں نے نماز ہی چھوڑ دی ہے تو جوانوں میں ڈسپلن کس طرح پیدا ہو۔ سخت افسوس اس لئے ہے کہ ہم نے یورپین لوگوں کی برائیاں تو اپنا لی ہیں مگر ان کی اچھائیوں کو نظر انداز کر رکھا ہے۔ آزادی کے معنی مادر پدر آزادی سمجھ لئے گئے ہیں۔ یہ درست ہے کہ یورپین اقوام کے نوجوانوں میں بھی قانون شکنی پائی جاتی ہے لیکن ان کی قانون شکنی میں بھی ایک انداز ہوتا ہے۔ کالجوں کے لڑکے کالج کے ڈسپلن کی اگر خلاف ورزی کرتے ہیں تو کرتے ہوں گے مگر اکثر وہ ملکی قانون کی خلاف ورزی سے گریز کرتے ہیں اور اس ذلت سے ڈرتے ہیں جو جواب ہی میں حاصل ہوتی ہے جرائم پیشہ تو ہر ملک میں ہوتے ہیں اور شاید اب یورپ میں مشرقی ممالک سے ان کی تعداد نسبتاً زیادہ ہی ہو لیکن جس شخص کو یورپ کے سفر کا موقع ملا ہے وہ اس امر پر گواہ ہے کہ یورپین اکثر پابند قانون ہوتے ہیں اور یہ چیز ان کی گھٹی میں پڑ چکی ہے۔

اوپر کے یوروپین بچوں کے واقعہ سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یہ لوگ بچوں کی پرورش ہم سے بہت زیادہ احتیاط سے کرتے ہیں۔ اور بچپن ہی میں ان کے دلوں میں قانون کی پابندی کے خیالات ڈال دیتے ہیں جو پختہ عمر میں جا کر ان کی طبیعت کا حصہ بن جاتے ہیں۔ اور وہ نیچرل طور پر اکثر کام ٹھیک کرتے ہیں جس سے معاشرہ کا کاروبار بڑی حد تک بغیر خراش کے چلتا ہے۔ اسی طرح ان لوگوں میں عدالتوں میں عادتاً اپنے جرم کو تسلیم کر لینا بھی داخل ہو چکا ہے۔ آپ علم یورپین کو دیکھیں گے کہ اگر ان سے کوئی قصور ہو جائے تو وہ اعتراف کر لیتے ہیں جس سے عدالتوں کے کام میں بھی بڑی سہولت ہو جاتی ہے اس کے خلاف ہم دیکھتے ہیں کہ ہمارے کسی آدمی پر سچا مقدمہ بھی دائر ہو تو وہ اپنے جرم کو کسی طرح ماننے پر تیار نہیں ہوتا۔ خود بھی جھوٹ بولتا ہے اور جھوٹے گواہ بھی پیش کرتا ہے اور مقدمہ کو طول دینے کو بھی ایک فن سمجھا جاتا ہے جس کی وجہ سے ہماری عدالتوں میں مقدمات کی اتنی بھرمار ہو جاتی ہے کہ جج ان سے نپٹ نہیں سکتا۔ اور کام التوا پر التوا ہوتا رہتا ہے۔

اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ یورپین عدالتوں میں سارے ہی سچ بولتے ہیں اور مشرقی سارے ہی جھوٹ بولتے ہیں۔ بلکہ مطلب یہ ہے کہ اتنی اکثریت ہوتی ہے جس سے کسی قوم کی ذہنیت پر حکم لگایا جا سکتا ہے۔ سو اس لحاظ سے ہماری ذہنیت یورپین لوگوں سے فائق تو کجا ان کے برابر بھی نہیں۔ اس لئے چاہیئے کہ قوم اس طرف زیادہ توجہ دے اور بچوں کی پرورش بہتر طریق سے کی جائے۔

چوہدری ظفر اللہ خان

ہفت روزہ لاہور کی حالیہ اشاعت میں چوہدری ظفر اللہ خاں کے متعلق ایک مضمون شائع ہوا ہے اس میں مضمون نگار نے اگرچہ آگے چل کر اس کی وضاحت کر دی ہے تاہم ان کا یہ کہنا کہ

اگر ان کی قوم نے ان سے منصفانہ سلوک نہیں کیا تو کیا ہوا؟

صحیح صورت حال پیش نہیں کرتا۔ اور جیسا کہ مضمون نگار نے آگے چل کر وضاحت کی ہے کہ

"افسوس ہے کہ جہاں غیر اقوام نے انہیں اس پر شاباش اور مرحبا کہا وہاں ان کی اپنی قوم کے بعض بھارت پرست حلقوں نے یہ کہہ کر چاند پر تھوکنے کی کوشش کی ہے کہ ظفر اللہ خاں اپنی طویل تقریروں سے صرف "بوریت" پیدا کرتا ہے۔ سچ ہے فکر ہر کس بقدر ہمت اوست"

اور

پاکستان میں ان کے مذہبی اعتقادات سے سیاسی مخالفت رکھنے والوں کے سیاسی شور و غوغا کے باوجود ان کے مشورہ اور صلاح کی ہمیشہ ہی بین الاقوامی حیثیت رہی ہے چوہدری ظفر اللہ خان کی قدر تمام پاکستانی طبقوں کے دل میں مستحکم ہے بجز ان متعصب اور شورش پسند باغی طبع لوگوں کے جن کا پیشہ ہی قوم کے عوام کو لڑانا اور قومی جذبات سے انہیں اس لئے عاری رکھنا ہے کہ بصورت دیگر میں وہ انہیں اپنی روٹی کمانے کا ذریعہ نہیں بنا سکتے۔ لہٰذا اس کے معنی یہ نہیں ہیں کہ قوم چوہدری ظفر اللہ خاں کے اوصاف کی معترف نہیں قوم بحیثیت مجموعی انکی خوبیوں کی معترف ہے البتہ چند شر پسند لوگ محض انکے احمدی ہونے کیوجہ سے انکے خلاف پراپیگنڈہ کر کے بعض سادہ طبع لوگوں کو اپنے ساتھ ملا لینے میں کامیاب ہیں ورنہ حقیقت یہ ہے کہ ہماری قوم عام طور پر چوہدری ظفر اللہ خاں کی اسی طرح قدردان ہے جس طرح دیگر اسلامی اور ایشیائی اقوام ان کی قدردان ہیں۔

مَیں لکھ رہا ہوں سلام اُن کو

(از مکرم صوفی فقیر محمد صاحب نورپورتھل)

زمین کے آخری سرے تک دیا گیا ہے نظام ان کو
جہاں میں اہلِ جہاں کا بیشک کیا گیا ہے امام ان کو

جمال حاصل جلال حاصل کمال حاصل تمام ان کو
خدا کی درگاہ سے ملا ہے بلند و بالا مقام ان کو

فنا بقا ہے قضا رضا ہے کہ کامیابی سے کام ان کو
حیات کیا ہے ممات کیا ہے دوام ان کو مدام ان کو

کہیں فلک سے پرے سے پیہم پہنچ رہا ہے پیام اُن کو
شعور و عرفاں کی رفعتوں سے اتر رہا ہے کلام ان کو

ہے عام گردش میں جام اُن کا عزیز ہیں خاص و عام ان کو
مرید ہیں بامراد اُن کے کہ خلد میں ہے مقام ان کو

ملی ہے دنیا بھی آخرت بھی کہیں خسارہ حرام اُن کو
نوید دیتی ہے صبح اُن کو تو داد دیتی ہے شام اُن کو

محمدی احمدی وراثت۔ یہ زیب محمود نام اُن کو
حضور حاضر ہزار صوفی ہمارے جیسے غلام اُن کو

یہ شعر سازی ہے اک بہانہ مَیں لکھ رہا ہوں سلام انکو
صبا ہو بس میں تو ایک جھونکے میں لاکھ بھیجوں پیام انکو

ملفوظات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ

جب بھی دل میں نیکی کی کوئی تحریک پیدا ہو فوراً اس پر عمل کرو

حالات ہمیشہ یکساں نہیں رہتے۔ اس لئے نیکی کے مواقع کو کبھی ضائع نہ کرو

۷ مئی ۱۹۴۷ء بعد نماز مغرب بمقام قادیان

قسط نمبر ۲

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے یہ غیر مطبوعہ ملفوظات ہیں جنہیں صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں جب

غزوہ تبوک ہوا

تو اس وقت یہ خبر مشہور ہوئی تھی کہ قیصر کی فوجیں جمع ہو رہی ہیں۔ جو مدینہ پر حملہ کریں گی۔ اس وقت یہ حالت تھی کہ ایک طرف شاہی لشکر تھا۔ اور دوسری طرف مومنین کی ایک چھوٹی سی جماعت۔ گویا جسمانی اور ظاہری طاقت کے لحاظ سے مدینہ کو قیصر کی فوجوں سے کوئی نسبت ہی نہ تھی۔ اور روحانی لحاظ سے قیصر کی فوجوں کو مدینہ سے کوئی نسبت نہ تھی۔ اس زمانہ میں قیصر کی سلطنت بہت وسیع تھی۔ اور یورپ سے ایران تک کا سارا علاقہ اس کے ماتحت تھا۔ ادھر افریقہ میں ایبے سینیا اور مصر وغیرہ اس کے باجگزار تھے۔ اور قیصر کی اپنی فوجیں تو الگ رہیں۔ اس کے ماتحتوں کے پاس بھی چالیس چالیس پچاس پچاس ہزار فوج تھی اور سامان جنگ بھی بہت زیادہ تعداد میں تھا۔ ادھر

مسلمانوں کی فوج

کو کیا بلحاظ تعداد اور کیا بلحاظ سامان جنگ ان فوجوں سے کوئی نسبت ہی نہ تھی۔ قیصر کے مدینہ پر حملہ کی خبر سنکر کمزور مسلمان تو ڈر رہے تھے۔ لیکن مومن اپنے دلوں میں یہ کہہ رہے تھے کہ اس خطرے کے وقت جو قربانیاں کرنے کا مزا آئے گا۔ وہ اور کہاں آ سکتا ہے۔ اسی موقعہ پر حضرت ابو موسےٰ اشعریؓ بھی ہجرت کر کے پاپیادہ جوش ایمان کی وجہ سے آ گئے تھے۔ ان کے پاس نہ سواری تھی اور نہ دولت۔ وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا یا رسول اللہ ہمیں بھی ثواب کا موقعہ مل جائے۔ ہم جنگ میں شامل ہونا چاہتے ہیں۔ لیکن ہمارے پاس تو سواریاں نہیں ہیں۔ اس لئے ہمیں کوئی چیز دی جائے۔ جس کے ذریعہ آسانی کے ساتھ ہم سفر کر سکیں۔ ان کے الفاظ سے یہی معلوم ہوتا ہے۔ کہ انہوں نے سواری ہی مانگی تھی۔ لیکن بعد میں جب کسی شخص نے

حضرت ابو موسےٰ اشعریؓ

سے اس کے متعلق دریافت کیا۔ تو انہوں نے کہا کہ ہم نے سواری نہیں بلکہ چپلیاں مانگی تھیں۔ تا کہ ہم سنگلاخ راستوں پر سفر کر سکیں۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ انہوں نے مانگی تو چپلیں ہوں لیکن رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے سمجھا ہو کہ یہ سواری مانگ رہے ہیں۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ انہوں نے سواری ہی مانگی ہو۔ مگر ان کے ذہن میں جو اقل ترین مطالبہ ہو وہ چپلوں ہی کا ہو۔ غرض انہوں نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ ہمیں سفر کی سہولت کے لئے کوئی چیز دی جائے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس کوئی سواری نہ تھی۔ آپؐ نے فرمایا۔ میرے پاس سواری کا کوئی انتظام نہیں۔ انہوں نے پھر اصرار کیا مگر آپؐ نے پھر فرمایا کہ میرے پاس سواری نہیں ہے۔ انہوں نے پھر عرض کیا یا رسول اللہ ہمیں کیوں

ثواب سے محروم

کرتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا۔ میرے پاس سواری ہے ہی نہیں تو دوں کہاں سے۔ مگر انہوں نے پھر بھی اصرار کیا۔ اور کہا یا رسول اللہ آپؐ تو بادشاہ ہیں بھلا آپؐ کے پاس سواری کیوں نہ ہوگی۔ آپؐ نے جب دیکھا کہ یہ ٹلنے والے نہیں ہیں۔ تو فرمایا خدا کی قسم میں تمہیں سواری نہیں دوں گا۔ اس پر ابو موسےٰ اشعری مایوس ہو کر واپس آ گئے۔ مگر تھوڑی ہی دیر گذری تھی کہ کسی مخلص نے لڑائی کے لئے اپنے دو اونٹ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پیش کئے۔ اور عرض کیا کہ کئی ایسے مسلمان ہیں جن کے پاس سواریاں نہیں ہیں۔ ایسے آدمیوں کو یہ اونٹ دیدیں۔ آپؐ نے پھر ابو موسےٰ اشعری اور ان کے ساتھیوں کو بلایا۔ اور وہ دونوں اونٹ انہیں دیکر فرمایا باری باری سے ان پر سوار ہوتے جانا۔ وہ اونٹ لے کر چلے گئے۔ مگر تھوڑی دیر کے بعد انہیں خیال آیا۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے تو قسم کھائی تھی کہ میں تمہیں سواری نہیں دونگا۔ اور اب دے دی ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ آپؐ بھول گئے ہیں۔ اور

آپؐ کی قسم ٹوٹ گئی ہے

اور اگر آپؐ کی بھول سے ہم نے فائدہ اٹھایا تو ہمارا انجام خراب ہوگا۔ اس لئے ہمیں سواریاں واپس کرنی چاہئیں۔ چنانچہ وہ واپس آپؐ کے پاس آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ آپؐ نے قسم کھائی تھی۔ کہ میں تمہیں سواری نہیں دونگا۔ مگر اب آپؐ نے دے دی ہے۔ اس لئے معلوم ہوتا ہے۔ آپؐ بھول گئے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا مجھے قسم تو یاد ہے۔ مگر بات یہ ہے کہ میں قسم کھاؤں یا قسم کے بغیر کوئی ارادہ کروں جب زیادہ ثواب کا موقعہ آ جائے۔ تو میں اپنے ارادہ میں تبدیلی کر لیتا ہوں۔ میں اپنی قسم کی وجہ سے کسی کو ثواب سے محروم نہیں کرنا چاہتا۔ میں جب کوئی ارادہ کرتا ہوں تو جب اس سے زیادہ بہتر ارادہ میرے دل میں آ جائے تو اسی پر عمل کرتا ہوں۔ کیونکہ اصل غرض تو نیکی ہے۔ جب زائد نیکی کا موقعہ مل جائے۔ تو اس کو ضائع نہیں کرنا چاہیئے۔

اب یہاں

ایک سوال پیدا ہوتا ہے

کہ آپؐ کے پاس سواری تھی ہی نہیں تو آپؐ نے یہ قسم کیوں کھائی کہ خدا کی قسم میں تمہیں سواری نہیں دونگا۔ قرآن کریم۔ احادیث اور تاریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ درحقیقت آپؐ کے پاس سواری تھی ہی نہیں۔ اور قسم کے معنے یہ ہیں کہ کوئی چیز موجود ہو اور دینے سے انکار کر دیا جائے۔ اب کیا کوئی یہ قسم کھا سکتا ہے کہ میں چاند کے پاس نہیں جاؤنگا۔ یا میں سورج کے پاس نہیں جاؤں گا۔ یا کوئی قسم کھاتا ہے کہ میں ایک ہی دفعہ ہاتھی نہیں نگلونگا۔ اسی طرح سوال یہ ہے کہ جب آپؐ کے پاس سواری ہی نہ تھی۔ تو آپؐ نے قسم کیوں کھائی۔ اس کا جواب یہ ہے۔ کہ غیر متمدن اور غیر مہذب لوگ دوسرے کی بات کا اعتبار نہیں کرتے۔ جب تک قسم نہ کھائی جائے۔ ہمارے پاس بعض اوقات ایسے لوگ آتے رہتے ہیں۔ جو کہتے ہیں کہ ہمارا فلاں کام کرا دیں۔ ہم کہتے ہیں یہ کام ہم نہیں کر سکتے۔ وہ کہتے ہیں۔ آپ سب کچھ کر سکتے ہیں گویا ہم کام تو کر سکتے ہیں۔ مگر جھوٹ بولتے ہیں کہ ہم نہیں کر سکتے۔ اسی طرح

کلمات طیبات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

میں تمہارے اندر ایک نمایاں تبدیلی چاہتا ہوں

"اگر ایک شخص بھی زندہ طبیعت کا نکل آئے تو کافی ہے۔ میں یہ بات کھول کر بیان کرتا ہوں کہ میرے مناسب حال یہ بات نہیں ہے کہ جو کچھ میں آپ لوگوں کو کہتا ہوں میں ثواب کی نیت سے کہتا ہوں۔ نہیں! میں اپنے نفس میں انتہا درجہ کا جوش اور درد پاتا ہوں۔ گو وہ وجوہ نامعلوم ہیں کہ کیوں یہ جوش ہے۔ مگر اس میں ذرا بھی شک نہیں کہ یہ جوش ایسا ہے کہ میں رک نہیں سکتا۔ اس لئے آپ لوگ ان باتوں کو ایسے آدمی کی وصایا سمجھ کر کہ پھر شاید ملنا نصیب نہ ہو۔ ان پر ایسے کاربند ہوں کہ ایک نمونہ ہو اور ان آدمیوں کو جو ہم سے دور ہیں اپنے فعل اور قول سے سمجھا دو۔ اگر یہ بات نہیں ہے اور عمل کی ضرورت نہیں ہے۔ تو پھر مجھے بتلاؤ کہ یہاں آنے سے کیا مطلب ہے۔ میں مخفی تبدیلی نہیں چاہتا۔ نمایاں تبدیلی مطلوب ہے۔"

(ملفوظات جلد اول ۱۴۸)

وہ لوگ بھی غیر متمدن اور مہذب تھے وہ نئے نئے آئے تھے اور ان کو

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت

وقار۔ عظمت اور اعلیٰ اخلاق کا پتہ نہ تھا جب آپ نے اُن سے فرمایا کہ میرے پاس سواری نہیں ہے تو انہوں نے سمجھا کہ سواری تو ہے مگر آپ انکار کر رہے ہیں۔ اسلئے اصرار کیا کہ آپ تو بادشاہ ہیں آپ کے پاس سواریاں کیوں نہ ہوں گی۔ مزید یہ کہ عرب لوگوں کی عادت ہے کہ ان کی کسی بات پر تسلی نہیں ہو سکتی جب تک قسم نہ کھائی جائے۔ معمولی معمولی باتوں پر وہ واللہ باللہ تم تاللہ کہتے رہتے ہیں۔ اسلئے ان کے سواری مانگنے کے اصرار کا ایک ہی جواب تھا کہ آپ قسم کھاتے۔ چونکہ ان لوگوں نے آپ کے جواب کو عذر اور بہانہ سمجھا تھا اس لئے آپ نے ان کی تسلی کے لئے اور پیچھا چھڑانے کے لئے قسم کھائی وہ چلے گئے تو سواری بھی آگئی اور آپ نے دوبارہ ان کو بلا کر سواری دیدی۔ پس وہ قسم اسلئے تھی کہ میرا وقت ضائع نہ کرو اور اصرار نہ کرو اور سواری آپ نے اسلئے دے دی کہ

یہ نیکی کا موقعہ تھا

اور آپ اس موقعہ کو ضائع نہیں کرنا چاہتے تھے۔ پس جب کسی انسان کے دل میں نیکی کرنے کا ارادہ پیدا ہو تو اسکو ضائع نہیں کرنا چاہیئے بلکہ اس سے فائدہ اٹھانا چاہیئے کیونکہ ممکن ہے وہ موقعہ گزر جائے اور پھر توفیق نہ مل سکے۔ پس میں دوستوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ جب نیکی کا دور تم پر آئے تو اس سے فائدہ اٹھاؤ جب تم نیکی کے ایک دور سے فائدہ اٹھاؤ گے۔ تو تمہارے لئے نیکی کا اگلا دور بہت سہل ہو جائے گا۔

ولادت

میرے ہاں ۱۸؍اگست بروز جمعہ اللہ تعالیٰ نے چھٹی لڑکی عطا فرمائی ہے۔ احباب نومولودہ کی درازی عمر اور خادم دین بننے کے لئے دعا فرمائیں۔
(احمد حسین ہیڈ کاتب دفتر الفضل)

نائیجیریا (مغربی افریقہ) میں تبلیغ اسلام

چھ ماہ کا تبلیغی دورہ۔ نئے تبلیغی مراکز کا قیام۔ اسٹھ افراد کا قبول اسلام

——— معززین سے ملاقاتیں ———

رپورٹ ۳۱؍دسمبر سنہ ۶۰ء تا ۱۰؍جولائی سنہ ۶۱ء

از مکرم بشیر احمد صاحب شمس مبلغ نائیجیریا بتوسط وکالت تبشیر ربوہ

۳۱/۱۲ کو مکرم رئیس التبلیغ صاحب کی زیر ہدایت خاکسار نائیجیریا کے مغربی صوبہ میں تبلیغی دورہ کے لئے روانہ ہوا۔ سب سے قبل "ابادان" میں (جو ویسٹرن ریجن کا صدر مقام ہے) پہنچا دو ہفتہ تک یہاں قیام کیا۔ اس عرصہ میں تین پبلک لیکچر دینے کا موقعہ ملا۔ جن میں کثیر تعداد میں لوگ شامل ہوئے۔ اور ایک شخص بیعت کر کے سلسلہ میں شامل ہوا۔

عرصہ قیام میں "ایبے کوٹا" کے رئیس سے بھی ملاقات کا موقعہ ملا۔ انہوں نے پندرہ منٹ وقت دیا۔ مگر دو گھنٹے تک گفتگو جاری رہی دوران گفتگو انہوں نے کہا مذہبی اور تعلیمی لحاظ سے مسلمانوں کی موجودہ بہتر حالت احمدیہ جماعت کی وجہ سے ہی ہے خاکسار نے حضرت مسیح موعود کی تصنیف "اسلامی اصول کی فلاسفی" کا انگریزی ایڈیشن بھی پیش کیا۔ جسے اُس نے نہایت خوشی کے ساتھ قبول کیا۔ قریباً ۱۰ منٹ تک حضرت مسیح موعودؑ کے فوٹو کو غور سے دیکھتا رہا۔ اور کہنے لگا۔ "میں اس کتاب کو ضرور پڑھونگا۔"

۱۵/۱/۶۱ کو خاکسار "ILE - IFE" پہنچا اور دو ہفتہ تک قیام کیا۔ اس عرصہ میں مختلف جگہوں پر پانچ لیکچر دینے کا موقعہ ملا۔ ایک لیکچر کے دوران میں جب خاکسار نے کہا۔ کہ حضرت مسیح قرآن مجید کی رو سے وفات پا چکے ہیں۔ تو ایک عالم کہنے لگا۔ نہیں نہیں۔ اس پر خاکسار نے کہا۔ دلیل پیش کرو۔ زبانی باتیں کافی نہیں۔ کہنے لگا۔ مجھے مہلت دی جائے میں گھر جا کر حوالہ جات لاتا ہوں مگر لطف یہ کہ وہ واپس نہ آیا۔ دوسرے روز شام کو مجھے ملا۔ اور کہنے لگا "واقعی مسیحؑ وفات پا چکے ہیں"۔ اس قیام میں ایک عیسائی اسلام قبول کر کے سلسلہ میں شامل ہوا۔

. . . .

. . . .

. . . .

عرصہ زیر قیام میں خاکسار نے وہاں کے "بشپ" صاحب سے بھی ملاقات کی۔ لٹریچر دیا۔ نیز انہوں نے خود بھی بعض کتب خریدیں۔ اس عرصہ میں چار اشخاص سلسلہ میں شامل ہوئے۔

۲۸/۲/۶۱ ——— کو خاکسار "Okitipupa" پہنچا صرف تین روز قیام کیا۔ ایک پبلک لیکچر دیا نیز چیف امام اور ایک عیسائی کونسلر سے بھی ملاقات کی۔

۳/۶۱ ——— اونڈو ڈویژن کے سکرٹری صاحب کی خواہش پر ان کے آبائی گاؤں "ILA" پہنچا۔ جس طرف جاتا کثیر تعداد میں لوگ جمع ہو جاتے۔ وہاں کے چیف الحاجی سے ملاقات کی۔ اور اپنا مقصد بتایا۔ جس پر اس نے بڑی خوشی کا اظہار کیا۔ اور تمام مساجد میں لیکچر کا اعلان کروا دیا۔ بعد نماز پبلک لیکچر دیا گیا۔ جس میں حاضرین کی تعداد آٹھ صد سے تجاوز کر گئی۔ لیکچر کے بعد وہاں کے چیف نے تین سوال پیش کئے۔

۱۔ نماز میں ہاتھ باندھ کر نماز پڑھنے کا جواز (یہ لوگ ہاتھ چھوڑ کر نماز پڑھتے ہیں) (۲) سورج کا مغرب سے طلوع ہونے کا مطلب۔ (۳) دجال کی وضاحت۔

اس پر خاکسار نے تفصیل کے ساتھ ان تینوں سوالات کے جوابات دئے۔ جس پر چیف صاحب کہنے لگے۔ میں ساٹھ سال کی عمر کا ہوں۔ مگر جو کچھ آج میں نے سنا۔ پہلے کبھی نہیں سنا۔ اور میں نے اس سے بہت فائدہ اٹھایا ہے ——— اس پر خاکسار نے کہا۔ آپ ساٹھ سال کی عمر کے ہیں۔ اور میں صرف چھبیس سال کی عمر کا ہوں میں امام مہدی کا ایک ادنیٰ غلام ہوں یہ سب کچھ مجھے حضرت امام الزمانؑ کے ذریعہ حاصل ہوا یہاں بھی تین اشخاص بیعت کر کے سلسلہ میں شامل ہوئے ———

۳/۶۱ ——— کو خاکسار "Owo" پہنچا دو ہفتہ تک قیام کیا۔ تین پبلک لیکچر دئے گئے۔ عید الفطر کی نماز بھی خاکسار نے معہ احباب کے مذکورہ جماعت میں ادا کی ——— نیز یہاں کے کنگ سے جو عیسائی ہیں ملاقات کی۔

۲۳/۳/۶۱ ——— کو خاکسار "IKARE" پہنچا۔ یہاں ایک ماہ تک قیام کیا۔ اس عرصہ میں خاکسار نے مذکورہ قیام کے مختلف اطراف میں اور اردگرد کے قصبات میں جا کر سات لیکچر دئے۔ ان میں سے ایک لیکچر مذکورہ جگہ کے کنگ کے احاطہ میں جا کر دیا گیا۔ انہیں پہلے سے اطلاع کر دی گئی تھی۔ کثیر تعداد میں لوگ جمع ہو گئے علاوہ پبلک لیکچروں کے چیدہ چیدہ اصحاب سے ملاقات کی گئی جن میں کنگ، مسٹر چیفس اسکول ٹیچرز ہیڈ ماسٹر، مسلم سکول کے مینیجر امام مسجد S.M.C کے ممبران وغیرہ شامل ہیں بفضل تعالیٰ اس عرصہ میں پینتیس احباب سلسلہ میں شامل ہوئے جو مختلف جگہوں پر رہتے ہیں۔

۲۳/۴/۶۱ ——— کو خاکسار "ADO-EKITI" پہنچا۔ یہاں پروگرام کے مطابق صرف دو ہفتہ کا دورہ تھا۔ مگر اچانک بیماری کی وجہ سے چونکہ سفر کرنا مشکل تھا۔ اسلئے ستائیس روز تک یہیں قیام کیا۔ اس عرصہ میں پانچ پبلک لیکچر دئے گئے ——— ایک لیکچر میں جب خاکسار نے عیسائیت کے موجودہ عقائد پر بحث کی۔ تو ایک عیسائی کہنے لگا ہم نے اس قسم کی باتیں پہلے کبھی نہیں سنیں۔ خاکسار نے عرض کیا۔ ہر ایک چیز کے لئے وقت ہوتا ہے اب وقت آگیا ہے کہ آپ یہ باتیں سنیں۔ کیونکہ اب مسیح محمدیؑ کا ظہور ہو چکا ہے جس کا ایک کام اسلامی تعلیم کی رو سے کسر الصلیب بیان کیا گیا ہے۔

نیز ایک لیکچر کے دوران ایک عیسائی نے کہا۔ ہم صحیح عیسائی ہیں۔ اس پر خاکسار نے کہا۔ تمہاری انجیل میں صحیح عیسائی کی نشانی یہ ہے۔ مسیح نے فرمایا "اگر تم میں رائی کے دانہ کے برابر بھی ایمان ہوگا۔ تو تم پہاڑ کو اپنی جگہ سے ہٹا سکو گے۔ اور تم میرے جیسے معجزات دکھا سکو گے" میں نے کہا اگر تم میں رائی کے برابر بھی ایمان ہے تو تم ایسا کر کے دکھا دو۔ اگر تم ایسا نہیں کر سکتے تو تم نے اپنی عاجزی کا ثبوت خود مہیا کر دیا ہے۔ جو تمہارے قول سے ظاہر ہے وہاں کافی لوگ اسلام کی طرف رجحان رکھتے ہیں

۲۰-۵-۶۱ — کو خاکسار "Agbeda" نامی جماعت میں پہنچا۔ یہاں تمام کی تمام مسلم آبادی ہے۔ بفضلہ تعالیٰ اب لوگ احمدیت کی طرف رجحان رکھتے ہیں۔ مذکورہ مقام پر خاکسار نے ایک ماہ سترہ دن تک قیام کیا۔ ارد گرد کے مختلف قصبات میں جا کر بھی لوگوں کو اسلام و احمدیت کے موضوع پر گیارہ پبلک لیکچر دیئے۔ ان میں سے ایک لیکچر کنگ کے احاطہ میں جا کر دیا گیا۔ جس میں گاؤں کے تمام چیدہ لوگوں نے شرکت کی۔ نیز کثیر تعداد میں انفرادی طور پر ملاقاتیں کی گئیں جن میں کنگ، متعدد چیفس کونسلر، امام مساجد، متعدد الحاجی، ایکشن گروپ کے لیڈر، مینیجر آف سکولز T.T.C کے پرنسپل، ٹیوٹرز، طلباء، پریذیڈنٹ مقامی کورٹ، لوکل ایگزیکٹو آفیسر وغیرہ شامل ہیں۔

یہاں بھی بفضل تعالیٰ چودہ اشخاص بیعت کر کے سلسلہ میں داخل ہوئے۔ عید الاضحیٰ کی نماز بھی خاکسار نے معہ احباب مذکورہ اسی جماعت میں ادا کی۔

۱۰-۶-۶۱ — کو خاکسار مذکورہ بالا جگہ سے سترہ میل کے فاصلہ پر ایک گاؤں "Auchi" نامی میں گیا۔ یہاں کے کنگ سے ملاقات کی۔ دوسرے دن کی صبح کو اس نے تمام چیدہ چیدہ صاحب علم احباب کو بلا بھیجا۔ تین گھنٹے تک گفتگو جاری رہی۔ مسیح کے متعلق بڑی تفصیل سے بحث ہوئی۔ ایک حاجی صاحب نے کہا۔ عورتوں کا مسجد میں جانا منع ہے۔ بلکہ ان کا گھر سے باہر جانا ہر حالت میں منع ہے۔ خاکسار نے کہا حدیث سے ثابت ہے کہ عورتیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں مسجدوں میں عید کی نمازوں میں شامل ہوتی تھیں جب یہ واضح چیز موجود ہے تو عورتوں کو ہر حالت میں گھر کیسے بند کیا جا سکتا ہے۔ اور آپ حاجی ہیں۔ آپ نے مکہ میں عورتوں کو حج کرتے خود دیکھا ہے میں ابھی یہ بات ختم کرنے ہی پایا تھا کہ لوگ آپس میں اس مسئلہ پر گفتگو کرنے لگے۔ اس پر ان میں سے ایک شخص کہنے لگا۔ میں نے اوّل سے آخر تک گفتگو سنی ہے میں اسی نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ جو احمدی مبلغ نے کہا ہے وہ درست ہے۔ اس پر کنگ نے بھی نہایت خوشی کا اظہار کیا نیز چند کتب بھی خریدیں۔ خاکسار نے بھی مفت لٹریچر لوگوں میں تقسیم کیا۔ دو روز کے بعد خاکسار واپس Agbede پہنچ گیا۔

۲-۷-۶۱ — کو خاکسار Benin city پہنچا یہاں صرف تین روز قیام کیا۔ ایک پبلک لیکچر دیا۔ دو افراد بیعت کر کے سلسلہ میں شامل ہوئے۔ چونکہ وہاں کوئی مسجد نہ تھی۔ اس لئے نئے احمدی نے اپنا مکان نماز کے لئے پیش کر دیا۔ مختلف احباب سے ملاقات کی۔ جن میں کنگ، انکا ایڈوائزر، رسیور، ہیڈ ماسٹر آف سکول وغیرہ شامل ہیں۔ نیز کنگ کو خاکسار نے دو کتب بھی پیش کیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اسلام کی عالمگیر تعلیم کو اور احمدیت کے پیش کردہ نظام کو اور اس علمی زمانہ میں حضرت مسیح پاکؑ کے پیش کردہ دلائل کو (جو آپ نے درحقیقت قرآن پاک سے ہی اخذ کئے) جب دنیا کے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔ تو یہ ایک حقیقت ہے کہ لوگ ان دلائل کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔

درحقیقت یہ حضرت مسیح موعودؑ کا وجود اسلام کا ایک خاص معجزہ اور اسلام کے زندہ مذہب ہونے کا ایک واضح ثبوت ہے۔ مگر افسوس دنیا نے ابھی تک اس لعل بے بہا کی قدر نہیں کی۔

شغار یعنی بٹہ کا رشتہ ممنوع ہے

اسلام میں بٹہ کا رشتہ ممنوع ہے۔ حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بٹہ کا رشتہ سے منع فرمایا ہے اور مسلم کی ایک روایت میں ہے لا شغار فی الاسلام کہ اسلام میں بٹہ کا رشتہ نہیں ہے۔ (مشکوٰۃ صفحہ ۲۶۳)

واضح ہو کہ بٹہ کا رشتہ تبادلے کے رشتہ کو کہتے ہیں۔ یعنی ایک شخص اپنی لڑکی کا رشتہ کرتا ہے اس شرط پر کہ دوسرا بھی اپنی لڑکی کا رشتہ کرے اسلام نے ایسے رشتہ کو ناجائز قرار دیا ہے۔ ہمارے اس ملک میں بھی بعض لوگ ایسے رشتے کرتے ہیں۔ حالانکہ اسلام اور احمدیت کی رو سے ایسے رشتے ناجائز ہیں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت تو اس غرض کے لئے ہوئی کہ تا اسلام کو صحیح بنیادوں پر قائم کیا جائے۔ مربیان سلسلہ اور عہدیداران جماعت کو چاہیئے کہ ان منہیات سے احباب جماعت کو بچائیں اور ان باتوں کی نگرانی کریں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ)

دعائے مغفرت

عرصہ تقریباً ایک سال ہوا کہ پسرم نثار احمد نوجوانی کی عمر میں وفات پا گیا تھا۔ اب ۲-۸-۶۱ کو اس کی والدہ آناً فاناً فوت ہو گئی ہے انا للہ وانا الیہ راجعون۔

چھوٹے چھوٹے بچے ہیں احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچوں کا نگہبان ہو اور مرحومہ کی مغفرت فرمائے۔ آمین

(عبد الرحمن ۱۵۷ جی ٹی روڈ باغبانپورہ)

درخواست دعا

خاکسار چند دن سے پیٹ درد و سر درد میں مبتلا ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے۔ آمین (تاج الدین کپڑا فروش فیکٹری ایریا ربوہ)

محترم چوہدری غلام محمد صاحبؓ کی وفات

یہ خبر افسوس سے سنی جائے گی کہ محترم چوہدری غلام محمدؓ صاحب بی اے پنشنر صدر انجمن احمدیہ جو کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی تھے ۷-۸-۶۱ کو بوقت سات بجے شام لاہور میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون (آپ کی عمر ۸۶-۸۷ سال تھی)

آپ نے دسمبر ۱۹۰۵ء میں بیعت کی تھی۔ اس کے بعد علی گڑھ سے بی اے کر کے صدر انجمن احمدیہ کی ملازمت کے لئے اپنے آپ کو پیش کیا۔ چنانچہ آخر وقت تک جانفشانی سے کام کیا۔ آپ لمبے عرصہ تک ہیڈ ماسٹر اور مینیجر نصرت گرلز سکول قادیان بھی رہے۔ بالآخر پنشن پر ۱۹۳۴ء میں فراغت پائی۔ اس کے بعد دار القضاء میں بطور قاضی ۱۹۴۷ء تک آنریری کام کیا۔ پنشن کے بعد آپ تقریباً پچیس سال تک زندہ رہے۔

مرحوم بہت حلیم الطبع اور نیک اور پارسا بزرگ تھے سلسلہ احمدیہ کے اکثر پرانے کارکنان یا تو ان کے شاگرد ہیں یا ان کے ساتھ کام کرنے والے ہیں۔ مرحوم نے اپنے پیچھے چھ لڑکے۔ چار لڑکیاں اور بیوی کو بطور یادگار چھوڑے ہیں۔

جنازہ ۸-۸-۶۱ کو لاہور سے ربوہ لایا گیا یہاں عصر کی نماز کے بعد مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس امیر مقامی نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور مرحوم کو کثیر تعداد کے ہمراہ جا کر بہشتی مقبرہ کے قطعہ صحابہ میں سپرد خاک کیا۔ احباب جماعت ہائے احمدیہ کی خدمت میں خصوصاً درویشان قادیان سے مرحوم کی مغفرت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ اور یہ کہ اللہ تعالیٰ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین

(خاکسار محمد تقی بی اے بی ٹی۔ ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر بورسٹل جیل لاہور حال ڈھیکی ضلع سیالکوٹ)

انصار اللہ کا ساتواں سالانہ اجتماع

مجلس انصار اللہ کا ساتواں سالانہ اجتماع انشاء اللہ ۲۷-۲۸-۲۹ اکتوبر ۱۹۶۱ء کو بروز جمعہ ہفتہ اتوار ربوہ میں منعقد ہوگا۔ زعماء کرام اور زعماء اعلیٰ صاحبان سے گذارش ہے کہ اس امر کی ابھی سے تحریک شروع کر دیں کہ اس اجتماع میں زیادہ سے زیادہ انصار شرکت فرمائیں۔ یہ امر باعث مسرت ہے کہ اس اجتماع کی افادیت کے پیش نظر انصار کے علاوہ بہت سے خدام بھی اس میں شریک ہوتے ہیں۔ جب خدام کو بھی اس بابرکت اجتماع سے فائدہ اٹھانے کا احساس ہے تو انصار کا بدرجہ اولیٰ فرض ہے کہ وہ سب کے سب اپنے مرکزی اجتماع میں شریک ہوں اور اس کے لئے ابھی سے تیاری شروع کر دیں۔

نیز زعماء/زعماء اعلیٰ صاحبان سے یہ بھی گذارش ہے کہ مقامی مجلس عاملہ کی پاس کردہ تجاویز برائے شوریٰ انصار اللہ اور آئندہ تین سال کے لئے صدارت کے لئے مجوزہ اسماء سے از راہ کرم مرکز کو جلد مطلع فرما دیں۔ (قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

خدمت خلق - انصار اللہ

گذشتہ سالوں کی طرح اس سال بھی کثرت باراں کی وجہ سے ملک کے بعض حصے سیلاب کی زد میں آ چکے ہیں۔ اور آئندہ کے بارہ میں بھی کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ لہٰذا انصار اللہ کے جملہ ارکان اور مجالس سے درخواست ہے کہ وہ سیلاب زدگان کی مدد کے سلسلہ میں کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھیں اور گذشتہ سالوں سے بھی بڑھ کر ہمت کا ثبوت دیں۔ نیز اس سلسلہ میں کام کرنے والی مقامی اور سرکاری تنظیموں سے رابطہ اور پورا پورا تعاون فرماویں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(قائم مقام قائد خدمت خلق مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

وصولی چندہ وقف جدید سال چہارم

مندرجہ ذیل احباب کی طرف سے چندے وصول ہو چکے ہیں جزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

(ناظم مال وقف جدید ربوہ)

مکرم مرزا محمد احسن بیگ صاحب چک ۶ $\frac{۱/۱۱}{EB}$ منٹگمری ۳۰-۰۰
محترمہ اصغری بیگم صاحبہ اہلیہ ؍؍ ۶-۰۰
چوہدری فضل احمد صاحب داتہ زید کا سیالکوٹ ۱۰-۰۰
ملک محمد خان صاحب چک ۳۳ ۵ ل منٹگمری ۶-۲۵
جلال دین صاحب کوٹ بلوچاں شیخوپورہ ۶-۵۰
چوہدری عنایت اللہ صاحب بھوگ میانہ سیالکوٹ ۶-۰۰
حبیب اللہ خان صاحب ؍؍ ۶-۰۰
نور محمد صاحب ۶-۰۰
حکیم محمد یعقوب شاہ صاحب گوگو منڈی منٹگمری ۶-۵۰
چوہدری انور علی صاحب چک ۱۲۱ گ ب کھوکھراں ۷-۳۸
چوہدری برکت علی صاحب دارالنصر ربوہ ۶-۰۰
مشتاق عالم صاحب سیمنٹ ورکس دہ پیرائی ۳-۰۰
حمید احمد خان صاحب صدر آفیسر دیپالپور ۶-۰۰
چوہدری غلام رسول صاحب تلونڈی بھنڈراں سیالکوٹ ۶-۵۰
نذیر احمد صاحب ؍؍ ؍؍ ۶-۳۲
محمد یوسف صاحب ؍؍ ؍؍ ۶-۳۲
روشن دین صاحب ؍؍ ؍؍ ۶-۵۰
غلام علی صاحب ؍؍ ؍؍ ۶-۵۰
مستری نور احمد صاحب ڈنگے پور ڈلاہو سیالکوٹ ۶-۰۰
مستری نور احمد صاحب ؍؍ ؍؍ ۶-۰۰
چوہدری غلام احمد صاحب ؍؍ ؍؍ ۶-۰۰
؍؍ عبدالمجید صاحب ؍؍ ؍؍ ۶-۰۰
حاجی بلند بخش صاحب راؤکے سیالکوٹ ۶-۰۰
چوہدری غلام رسول صاحب صدر ؍؍ ۶-۰۰
محترمہ ہاجرہ بی بی صاحبہ اہلیہ ؍؍ ؍؍ ۶-۰۰
مسعود احمد و مبارک احمد صاحبان پسران ؍؍ ۶-۰۰
چوہدری اللہ دین و محمد یعقوب صاحبان ؍؍ ۶-۰۰
چوہدری عنایت اللہ خان صاحب پریذیڈنٹ بیانہ پنڈ سیالکوٹ ۳-۰۰
؍؍ محمد صادق صاحب ؍؍ ۳-۰۰
؍؍ محمد صدیق صاحب ؍؍ ۲-۰۰
؍؍ خوشی محمد صاحب ؍؍ ۶-۰۰
محمد یعقوب صاحب پریذیڈنٹ کوٹ یار کشتیا ۶-۰۰
محترم چوہدری محمد انور دین صاحب امیر جماعت شیخوپورہ ۴-۰۰
چوہدری مقبول احمد صاحب ؍؍ ۵-۰۰
شیخ محمد حسین صاحب ؍؍ ۱۰-۰۰
ملک منور دین صاحب ؍؍ ۶-۰۰
ملک عبدالرحمن صاحب ؍؍ ۳-۰۰
مستری محمد صادق صاحب ؍؍ ۶-۰۰
اہلیہ صاحبہ قاضی بشیر احمد صاحب ؍؍ ۷-۰۰

ملک حبیب الرحمن صاحب شیخوپورہ ۵-۰۰
ڈاکٹر عطاء الرحمن صاحب منٹگمری ۹۵-۰۰
ملک نصیر احمد خان صاحب ؍؍ ۷-۰۰
ملک منصور احمد خان صاحب ؍؍ ۶-۳۷
بابو محمد صدیق صاحب ؍؍ ۶-۵۰
ملک خدا بخش صاحب ؍؍ ۶-۰۰
ملک منیر احمد خان صاحب ؍؍ ۴-۰۰
ملک نعیم احمد خان صاحب ؍؍ ۴-۲۵
محترمہ اہلیہ صاحبہ نذیر احمد خان صاحب ؍؍ ۶-۰۰
ملک فیض محمد صاحب ؍؍ ۷-۰۰
ماسٹر محمد حسن صاحب مورو سندھ ۶-۳۷
محترمہ سائن بی بی صاحبہ ؍؍ ۶-۳۷
عبدالوارث صاحب ؍؍ ۶-۳۷
بشیر احمد صاحب ؍؍ ۶-۳۷
ملک ظہور الدین صاحب ؍؍ ۶-۳۷
محمد عثمان صاحب ؍؍ ۶-۳۷
برکت اللہ صاحب ۶-۳۷
میاں محمد افضل صاحب پشاور ۴-۰۰
شیخ عبدالرشید صاحب ؍؍ ۶-۰۰
میاں نثار احمد صاحب ؍؍ ۹-۰۰
ڈاکٹر منظور احمد صاحب ؍؍ ۸-۸۷
چوہدری عبدالعزیز صاحب ؍؍ ۹-۰۰
سلیمہ بیگم صاحبہ اہلیہ مولوی عبدالقادر صاحب مربی دہلی دروازہ لاہور ۴-۷۵
میاں اللہ دین صاحب ؍؍ ۶-۱۲
محمد صدیق صاحب ؍؍ ۶-۱۲
غلام احمد صاحب ؍؍ ۶-۱۲
نور احمد صاحب ؍؍ ۶-۱۲
غلام علی صاحب ؍؍ ۶-۱۲
مستری بشیر احمد صاحب ؍؍ ۶-۱۲
مہر بشیر احمد صاحب ؍؍ ۱۰-۰۰
محترمہ ہاجرہ بی بی صاحبہ اہلیہ روشن دین گجرات ۶-۱۹
شیخ عبدالعزیز صاحب تاجر [illegible] ۳-۱۹
چوہدری بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ ۶۱-۰۰
میاں خدا بخش صاحب ؍؍ ۶-۱۳
غلام سرور صاحب ؍؍ ۴-۷۵
محمد اسمٰعیل صاحب چک ۲۵ سرگودھا ۶-۰۰
محمد بوٹا صاحب تانگہ والا دارالنصر ربوہ ۶-۰۰

درخواست دعا

میری ہمشیرہ صفیہ بیگم عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ (محمد سلیم [illegible] دارالنصر ربوہ)

تحریک جدید اور خدام کا فرض

ہر قوم کے نوجوان اس کی ترقی اور فلاح کے علمبردار ہوتے ہیں ۔ تحریک جدید کے ذریعہ جو کام اس وقت اکناف عالم میں ہو رہا ہے ۔ اس کی اہمیت خدام سے پوشیدہ نہیں اس عظیم الشان کام میں مالی پہلو کی اہمیت بالکل واضح ہے ۔ پس تحریک جدید کو مالی طور پر مضبوط بنانا ہر احمدی نوجوان کا فرض ہے ۔ حضور خدام کو اس اہم فرض کی طرف متوجہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں ۔

"میں سب سے پہلے ان کے سپرد یہ کام کرتا ہوں اور امید رکھتا ہوں ۔ کہ وہ اپنے ایمان کا ثبوت دینگے اور آگے سے بڑھ چڑھ کر حصہ لینگے اور کوئی جوان ایسا نہیں رہیگا ۔ جو دفتر دوم میں شامل نہ ہو ۔ اور کوشش کریں کہ ساری کی ساری رقم وصول ہو جائے" (الفضل ۲ دسمبر ۱۹۵۹ء)

تمام مجالس خدام الاحمدیہ کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ تحریک جدید کے چندوں کی وصولی کیطرف توجہ دیں ۔ اور زیادہ سے نوجوانوں کو اس تحریک میں شامل کریں ۔

(مہتمم تحریک جدید مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

{نظارت تعلیم کی طرف سے اطلاعات}

انسپکٹرس گورنمنٹ ٹرانسپورٹ سروسز

راولپنڈی ۔ ملتان ۔ لائل پور ۔ لاہور ۔ تنخواہ ۱۰۰-۵-۱۵۰ ۔ الاؤنسز علاوہ شرائط تجربہ دو سالہ ۔ عمر ۲۰ تا ۳۰

درخواستیں معہ نقول سندات $\frac{۸}{۶۱}$ ۱۸ تک بنام متعلقہ ریجنل / ڈسٹرکٹ منیجر آف سروسز (پ ۔ ٹ $\frac{۸}{۶۱}$ ۳)

ٹریننگ کالج فار ٹیچرس آف دی ڈیف لاہور

کالج واقعہ رام گڑھ روڈ ۔ چوبرجی ۔ لاہور ۔ دو سالہ کورس ۔ مردوں اور عورتوں کے لئے (ایس وی اور سی ٹی کے لئے یک سالہ) فیس ندارد ۔ چند وظائف ۔

شرائط : انٹرمیڈیٹ و میٹرک ۔ عمر ۱۹ تا ۲۳ سال ۔ درخواستیں برائے داخلہ ۳۱ $\frac{۸}{۶۱}$ تک ۔ پراسپکٹس و فارم درخواست کے لئے ایک روپیہ کا منی آرڈر (پ ۔ ٹ $\frac{۸}{۶۱}$ ۴)

داخلہ گورنمنٹ کالج پشاور

داخلہ پارٹ ون کلاس سہ سالہ بی اے ۔ بی ایس سی پاس و آنرس کورسز ۔

درخواستیں $\frac{۸}{۶۱}$ ۱۲ تک مجوزہ فارم میں (پ ۔ ٹ $\frac{۸}{۶۱}$ ۴)

گورنمنٹ ڈول سپننگ ویونگ ڈویلپمنٹ کم ٹریننگ سنٹر جھنگ

دو سالہ کورس ۔ ڈپلومہ ان ڈول ٹکنالوجی ۔ یک سالہ آرٹیزن کورس ۔ مضامین وُل سپننگ ۔ ویونگ ڈائی انگ فنشنگ ۔ کتابی و عملی ۔ شرط داخلہ برائے ڈپلومہ کورس میٹرک ۔ برائے آرٹیزن کورس کی تعلیم کا ویٹ ویونگ ٹریننگ کلاس یک سالہ کورس ۔ شرط داخلہ خواندگی مستحقین کے لئے وظائف ۔ داخلہ کے لئے درخواستیں $\frac{۸}{۶۱}$ ۱۵ تک (پ ۔ ٹ $\frac{۸}{۶۱}$ ۵)

چیف انسپکٹرس

ویسٹ پاکستان روڈ ٹرانسپورٹ بورڈ سرگودھا ۔ تنخواہ ۱۵۰-۱۰-۲۵۰ ۔ الاؤنسز علاوہ

شرائط : گریجوایٹ ۔ عمر ۲۳ تا ۳۰ ۔ سہ سالہ تجربہ

درخواستیں معہ نقول سندات $\frac{۸}{۶۱}$ ۱۲ تک بنام جنرل منیجر ویسٹ پاکستان روڈ ٹرانسپورٹ بورڈ لاہور (پ ۔ ٹ $\frac{۸}{۶۱}$ ۳)

(ناظر تعلیم)

چندہ وقف جدید

مکرم سلطان احمد صاحب مجاہد منٹگمری سے تحریر فرماتے ہیں کہ جب وہ بسلسلہ وصولی چندہ جات تحریک وقف جدید چک نمبر ۱۲۵ شہزادہ بانوالہ پہنچے اور میرزا محمد اسحاق بیگ صاحب آف چک کو چندہ کے متعلق تحریک کی تو میرزا صاحب نے اس تحریک کی اہمیت کے پیش نظر چار سال کا چندہ اپنی طرف سے اور اپنی بیگم صاحبہ کی طرف سے یکمشت ادا کر دیا ۔ اور نہایت نیک مثال قائم کر دی ۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء ۔ اسی طرح جو صاحبان اب تک شامل نہیں ہوئے ۔ وہ گذشتہ سالوں کا چندہ ادا فرما کر اس وقف میں شامل ہو سکتے ہیں ۔ (ناظم مال وقف جدید ربوہ)

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جا رہی ہیں۔ تا کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو ضروری تفصیل سے آگاہ فرماویں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۶۲۲۱:۔ میں صوفی مولا بخش ولد شیخ بہاول بخش قوم شیخ پیشہ دکانداری عمر ۳۲ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۶ء ساکن کنری ڈاکخانہ خاص ضلع تھرپارکر سندھ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۴/۲/۶۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے۔ I ایک پلاٹ ۴۰×۷۰ فٹ ہے جو مبلغ چھ سو روپیہ میں خرید کر مکان بنایا گیا ہے دو کمرے ۱۵×۱۵ فٹ کے ہیں۔ باقی صحن ہے۔ جس پر کل چھ ہزار روپیہ خرچ ہوا ہے۔ جس کے مغرب میں شیخ غلام رسول صاحب احمدی کا مکان ہے اور مشرق میں ایک غیر احمدی کا مکان ہے۔ شمال و جنوب میں سڑکیں ہیں۔ II ایک دوکان ۱۵×۳۰ فٹ ہے۔ جس کے شمال و جنوب میں بھی دوکانیں ہیں۔ مشرق میں بازار ہے اور مغرب میں ایک سندھی کا مکان ہے۔ اس دوکان میں تین حصہ دار ہیں۔ جو اکیس صد روپیہ میں خریدی گئی ہے۔ جس میں میرا حصہ سات سو روپیہ کا ہے۔ اس مکان و دوکان کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر اسکے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز مقبرہ بہشتی کو دیتا رہوں۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ اسکے علاوہ دکان سے قریباً ڈیڑھ سو روپیہ ماہوار آمد ہے۔ جو بھی آمد ہو گی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ نیز میرے مرنے پر جس قدر متروکہ جائیداد ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہو گی۔ انشاء اللہ

العبد:۔ شیخ مولا بخش دوکاندار کنری ضلع تھرپارکر

گواہ شد:۔ ماسٹر مفضل الدین طارق سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کنری سندھ ۳۱/۵/۶۱

گواہ شد:۔ شیخ غلام رسول کنری سندھ (سرپرست شیخ مولا بخش) ۳۱/۵/۶۱

نمبر ۱۶۲۲۲:۔ میں مرزا حمید احمد ولد مرزا نذیر علی صاحب قوم مغل برلاس پیشہ ملازمت عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن ربوہ ڈاکخانہ ربوہ ضلع جھنگ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴/۱/۶۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں: میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت مبلغ -/۹۰ روپے صرف ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ضلع جھنگ کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔

العبد:۔ مرزا حمید احمد ابن مرزا نذیر علی صاحب انچارج دفتر بورڈنگ ہاؤس دفتر صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ضلع جھنگ۔

گواہ شد:۔ محمد اعظم ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ ۴/۱/۶۱۔

گواہ شد:۔ غلام رسول بی اے بی ٹی ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ ۴/۱/۶۱

نمبر ۱۶۲۲۳:۔ میں ڈاکٹر نقیر محمد ولد اللہ دین صاحب قوم میمن پیشہ ڈاکٹری عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت مارچ ۱۹۵۷ء ساکن قمر آباد ڈاکخانہ مورو ضلع نوابشاہ صوبہ سندھ (مغربی پاکستان) بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶/۴/۶۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت ایک ہزار روپیہ نقد ہے۔ میرا گزارہ ڈاکٹری پر ہے۔ جس کی سالانہ آمد تخمیناً -/۲۰۰۰ دو ہزار روپیہ ہے۔ میں تازیست سالانہ آمدنی کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان میں داخل کرتا ہوں گا۔ اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائیداد ثابت ہو گی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

العبد ڈاکٹر نقیر محمد

گواہ شد:۔ قمر الدین پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ۔ قمر آباد

گواہ شد:۔ عبد الرشید عابد (معلم وقف جدید) قمر آباد۔

نمبر ۱۶۲۲۴:۔ میں محمود احمد بشیر ولد محمد بشیر احمد صاحب قوم شیخ پیشہ تجارت عمر ۲۳ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن جھنگ صدر ڈاکخانہ ضلع خاص صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۵/۶۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے میں اپنے والد صاحب محترم کے ساتھ (تجارت) کاروبار میں کام کرتا ہوں جس سے مجھے بطور خرچ ایک صد ساٹھ روپے ماہوار ملتا ہے۔ میں اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ تازیست خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتا رہوں گا۔ نیز اس کے علاوہ جو بھی آمد ہو گی اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائیداد ثابت ہو گی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ تحفظ مورخہ ۱۱/۵/۶۱ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

العبد:۔ محمود احمد بشیر۔

گواہ شد:۔ حمید احمد برادر موصی معرفت ایم۔ بی احمد اینڈ سنز جھنگ صدر۔

گواہ شد:۔ عبد الغفور قائد خدام الاحمدیہ جھنگ مکان نمبر ۹۶ بلاک نمبر ۱۲ محلہ پیر ونڈالہ جھنگ صدر

نمبر ۱۶۲۲۵:۔ میں ناصرہ محمود زوجہ محمود احمد بشیر قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۱۹ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن جھنگ صدر ڈاکخانہ ضلع خاص صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۵/۶۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے (۱) میرا حق مہر بذمہ خاوند مبلغ -/۱۰۰۰ روپیہ (۲) میرا زیور بتفصیل ذیل ہے۔ (الف) کانی طلائی تین تولہ تین ماشہ (ب) انگوٹھیاں طلائی سات عدد ۲ تولہ ایک ماشہ (ج) ٹکہ طلائی ۸ ماشہ (د) کڑے طلائی ۴ تولے ۵ ماشے۔ (ھ) بندے طلائی ۱ تولہ ۸ ماشہ (و) بالیاں طلائی ۹ ماشہ۔ کل وزن بارہ تولے ۱۰ ماشہ قیمت -/۱۴۸۰ روپے۔ کل رقم -/۲۴۸۰ روپے اس کے علاوہ میری کوئی جائیداد نہیں۔ میں اپنے حق مہر اور زیورات کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائیداد پیدا کروں یا میری کوئی اور آمد ہوئی تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ اور اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہو گی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہیں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ تحفظ ۱۱ مئی ۱۹۶۱ء ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

الامۃ۔ ناصرہ محمود

گواہ شد:۔ محمود احمد بشیر (خاوند موصیہ) معرفت ایم۔ بی۔ احمد اینڈ سنز۔ جھنگ صدر

گواہ شد:۔ حمید احمد معرفت ایم۔ بی۔ احمد اینڈ سنز۔ جھنگ صدر

درخواستہائے دعا

(۱) خاکسار چھ سات ماہ سے دل کے عارضہ سے بیمار ہے۔ میری کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ نیز میری والدہ اور بیوی بھی بیمار ہیں۔ ان کی کامل صحت کے لئے بھی دعا فرماویں (خواجہ محمد احمد غلہ منڈی چوہڑانوالہ)

(۲) میں آجکل سخت پریشانیوں میں مبتلا ہوں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے ان سے نجات بخشے۔ آمین

(پیرزادہ محمود حسن ٹاہرہ کینٹ)

دعائے مغفرت

بندہ کا حقیقی بھائی محمد نواز عمر ۱۸ سال بقضائے الٰہی ۳/۷/۶۱ کو اس دار فانی سے رحلت کر گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ قارئین مرحوم کی مغفرت بلندی درجات اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا فرمائیں۔

(فضل الرحمٰن اول [illegible] ضلع سرگودھا)

حادثات کی روک تھام کے لئے سخت اقدامات کا اعلان

راولپنڈی ۱۰ اگست مغربی پاکستان کے انسپکٹر جنرل پولیس مسٹر ایم شریف خاں نے سڑک کے حادثوں میں تشویشناک اضافہ کو روکنے کے لئے ٹریفک قوانین کی خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف سخت اقدامات کرنے کا اعلان کیا ہے۔

مسٹر شریف نے راولپنڈی میں آج ایک پریس کانفرنس کو بتایا کہ سال رواں کے پہلے پانچ مہینوں کے دوران صوبہ کی ۴۴ چھ بڑی سڑکوں پر ٹریفک کے ایک سو اکیس شدید نوعیت کے حادثوں میں چون افراد ہلاک اور ننانویں مجروح ہوئے۔ انہوں نے بتایا کہ گزشتہ دو ماہ کے دوران لائلپور، سیالکوٹ، شیخوپورہ اور دوسرے اضلاع میں ٹریفک کے چھ حادثے ہوئے وہ ان اعداد و شمار میں شامل نہیں۔ انسپکٹر جنرل پولیس نے بتایا کہ ٹریفک کے حادثات کی روک تھام کے لئے جو سخت اقدامات کئے جا رہے ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ صوبہ کے تمام اضلاع کے سپرنٹنڈنٹ پولیس اپنے ضلع کی سڑکوں پر وقتاً فوقتاً چھاپے ماریں گے اور ٹریفک قوانین کی خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف موقع پر ہی کارروائی کریں گے۔ انہوں نے بتایا کہ پولیس سپرنٹنڈنٹوں سے کہا گیا ہے کہ ایسی ٹرانسپورٹ کمپنیاں جن کے ڈرائیور بار بار قانون شکنی کے مرتکب ہوتے ہیں ان کے روٹ پرمٹ منسوخ یا معطل کرنے کے لئے سفارش کی جائے۔ انسپکٹر جنرل پولیس نے بتایا کہ محکمہ ٹریفک ٹرکوں کے ساتھ ٹاکو گراف لگانے کے بارہ میں جائزہ لے رہا ہے۔ یہ آلہ تمام تفصیل ریکارڈ کر لیتا ہے ان تفاصیل میں زیادہ سے زیادہ اور کم سے کم رفتار اور مختلف مقامات پر ٹھہرنے میں صرف ہونے والا وقت شامل ہے۔ حادثہ کی صورت میں یہ آلہ اس رفتار کا پتہ دے دیتا ہے جس پر حادثہ کے وقت متعلقہ بس یا ٹرک جا رہا ہو۔

درخواست دعا

عزیزم برادرم عبدالرشید غنی ابن بابو عبدالغنی انبالوی مرحوم نے خدا تعالیٰ کے فضل و کرم کے ساتھ ایم۔ایس سی (ریاضی) کا امتحان پشاور یونیورسٹی سے ہائی سیکنڈ ڈویژن میں پاس کیا ہے۔ احباب دعا فرمائیں خدا تعالیٰ یہ کامیابی خاندان کے لئے اور سلسلہ کے لئے مبارک فرماوے۔ نیز سب سے چھوٹے بھائی عزیز عبدالرؤف غنی امسال میڈیکل فائنل کا امتحان دیں گے۔ احباب دعا فرماویں کہ خدا تعالیٰ انہیں بھی اپنے فضل سے اعلیٰ نمبر عطا فرماوے۔ اور ہم سب کو نیک اور خادم دین بنا دے۔ (ڈاکٹر عبدالشکور غنی۔ غازی)

ڈاکٹر صاحب نے اس خوشی میں کسی مستحق کے نام ایک سال کے لئے خطبہ نمبر جاری کرایا ہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ (مینیجر الفضل)

(۲) میری والدہ محترمہ عرصہ ایک ہفتہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں۔ اور لیڈی ولنگٹن ہسپتال لاہور میں بغرض علاج داخل ہیں۔ احباب جماعت دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلد صحت کاملہ عطا فرمائے۔ (ادریس احمد بشیر ابن ایم فضل الدین دارالرحمت غربی ربوہ)

جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ میں داخلہ

جامعہ نصرت برائے خواتین میں گیارھویں کلاس کے داخلہ کی درخواستیں مجوزہ فارم پر معہ کیریکٹر و پروویژنل سرٹیفکیٹ ۱۵ اگست تک اور فرسٹ ایر بی۔اے کے داخلہ کی درخواستیں ۲۵ اگست تک دفتر ہذا میں پہنچ جانی چاہئیں۔ فارم داخلہ و پراسپکٹس دفتر سے مل سکتے ہیں۔

انٹرویو گیارھویں کلاس ۲۸، ۲۹ اگست صبح ۷ بجے تا ۱۰ بجے قبل از دوپہر
فرسٹ ایر بی۔اے ۳۰، ۳۱ " " " " "

نصرت ہائر سیکنڈری سکول کا الحاق سیکنڈری بورڈ سے اور جامعہ نصرت کا پنجاب یونیورسٹی سے ہو چکا ہے۔ طالبات کی تعلیم و تربیت کا انتظام نہایت تسلی بخش ہے۔ پردہ اور اسلامی روایات کا خاص خیال رکھا جاتا ہے۔ دینیات کی تعلیم لازمی ہے۔ تمام کلاسز کے لئے سفید سوتی یونیفارم ضروری قرار دیا گیا ہے۔

(پرنسپل جامعہ نصرت ربوہ)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴